



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سودا اعظم سے ایک سوال

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ایک روایت میں یوں آیا ہے اتبعوا السواد الاعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کیا کرو یہ روایت بحیثیت تنقید تو صحیح نہیں۔ مگر ہمیں یہاں اس کی تنقید سے بحث نہیں۔ بلکہ اس کی دلالت سے بحث ہے۔

آجکل بعض بعض رسالوں میں اس روایت کو مسئلہ تقلید پر دلیل بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مقلدین کی جماعت بہ نسبت غیر مقلدین کے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے غیر مقلدین کو مقلدین کا اتباع کرنا چاہیے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سودا اعظم ہیں۔

یہ سب تقریر دلیل کی جو مقلدین کی طرف سے بیان کی جاتی ہے۔ اس لئے اسی سودا اعظم سے اس حدیث کے متعلق چند سوال کیے جاتے ہیں۔ امید ہے وہ توجہ سے سنیں گے۔ خاص کر رسالہ "سودا اعظم" کے مصنف کا تو اولین فرض ہوگا کہ وہ ان سوالوں پر توجہ کریں۔

اتبوا۔ صیغہ امر کا ہے۔ اس میں انتم ضمیر فاعل ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ (تم لوگ) السواد الاعظم مفعول بہ ہے۔ اس لئے سوال ہے کہ فاعل سے کون لوگ مراد ہیں۔ اور مفعول بہ کون ہیں؟ اس سوال کے حل ہو جانے سے اس حدیث کے معنی حل ہو سکتے ہیں۔ آپ لوگ بے توجہی سے ان دونوں کو ایک کئے دیتے ہیں جو کسی طرح جائز نہیں ہے۔ سنئے! آپ کی تقریر کے مطابق مطلب یہ ہوتا ہے کہ مقلدین سے سوال ہو کہ آپ کیوں مقلدین تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مقلدین ہم سودا اعظم ہیں۔ اور سودا اعظم کے اتباع کرنے کا حکم ہے۔ گویا کہ وہ خود ہی فاعل ہیں۔ اور خود ہی مفعول حالانکہ فاعل اور مفعول میں غیریت ہونی چاہیے۔ حدیث کے اصل معنی کیا ہیں ہم چاہتے تھے کہ اس سوال کے جواب کے بعد اس کے معنی بتائیں مگر خیال ہوا۔ کہ ناظرین کو انتظار ہوگا۔ اس لئے قبل جواب ہی معنی بتا دیتے ہیں غور طلب بات یہ ہے کہ افراد امت میں تابع کون ہے۔ اور تبع کون؟ جو لوگ تابع ہیں۔ ان کو حکم ہے۔ کہ تبعین میں اختلاف ہو تو تم ان میں سے اکثر کی پیروی کیا کرو۔

قرآن مجید میں حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

یعنی اے مسلمانو! تم اللہ کی تابعداری کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو۔ "یہ آیت صاف طور پر امت کے دو گروہ بناتی ہیں۔ ایک برسر حکومت افراد دوم رعایا کے افراد برسر حکومت افراد شرعی اصطلاح میں ارباب حل و عقد کہتے ہیں۔ یا آج کل کی اصطلاح میں ایگزیکٹو کونسل نام رکھتے ہیں۔ ایگزیکٹو کونسل کو تمام مسائل حل کرنے کا اختیار ہے اس کے ممبران میں اختلاف ہو تو کثرت پر فیصلہ ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح حدیث مذکور نے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتہیۃ کو تعلیم دی ہے کہ انتخاب خلیفہ ہو یا کوئی اور امر متعلق حکومت جس میں ارباب حل و عقد کا اختلاف ہو تو اس صورت میں تم سودا اعظم یعنی اکثر ممبران جس طرف ہوں اس کی پیروی کرو۔

ایسے سیاسی مضمون کی اصولی تعلیم کو مذہبی امور پر ڈھال کر ناحق وقت ضائع کیا جاتا ہے افسوس ہماری تشریح کے مطابق حدیث مذکور میں فاعل و مفعول دونوں الگ الگ نسبت ہیں مگر ہمارے برداران تقلید مسئلہ تقلید پر اس کو انکار کر جو مطلب نکالتے ہیں۔ اس معنی سے نہ فاعل مفعول سے تمیز ہو سکتی ہے۔ نہ مسائل کی تعیین ہوتی ہے۔ نہ واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ کسی مسائل میں واجب العمل تسلیم کیا گیا۔ دیکھیں ہمارے دوست ہمارے (سوالات کے جوابات ک یا دیتے ہیں اور حدیث مذکور کا مطلب کیا بتاتے ہیں۔) (الحدیث 6 جمادی الثانی 8 ہجری

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

